

daewatan.com, Email, dailysadaewatan.lhr@gmail.com

Member
CPNE

پاکستان کے عوام کی آواز

ABC
CERTIFIED

Daily

SADA-E-WATAN

لاہور
پاکستان

روزنامہ

صدائے وطن

ایڈیٹر انچیف: شفقت محسن چودھری

لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی، اسلام آباد، کراچی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہونے والا قومی اخبار

صفحات: 8

سوموار 22 ربیع الاول 1442ھ 9 نومبر 2020ء 25 تا 2077 ب

جلد: 14

قیمت: 14 روپے

فون نمبر: 042-37356798-4, 042-37320133 فیکس: 042-37322122

شمارہ: 233

CPL 375

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمیؒ کی حیات و خدمات

دو دنوں صاحبزادگان کا وصال ہو چکا ہے۔ باری تعالیٰ ان پر ان گنت نعمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ آمین

تذریس: آپ فرغت از علو مدار کے فوراً بعد ہی تدیس کی خدمت شروع کر دی۔ 1914ء سے لیکر 1971ء تک آپ نے تدیس کی آپ نے تدیس کی ابتداء جامعہ نعیمیہ مراد آباد سے کی۔ پھر ہندوستان کے ایک اور علاوہ حیدرآباد میں شریف (اغلیا) تشریف لے گئے وہاں بڑھاتے رہے۔ ادھر مفتی اعظم پاکستان علامہ عیسیٰ سید ابوالبرکات شاہ نے صدر الافاضل مفتی نعیمی مراد آبادی سے رابطہ کر کے درخواست کی کہ مفتی صاحب کو لاہور روانہ فرمایا جائے۔ لاہور سے آپ کو کھٹکی شریف ضلع گجرات میں حافظ الحدیث سید جلال الدین شاہ کے دارالعلوم میں بھیجا گیا۔ مگر آپ کو یہاں کوئی گنجی پیدا نہ ہو سکی۔ دل برداشتہ ہو کر لاہور پہنچے اور ارادہ کر رہے تھے کہ وہاں چلے جائیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب صاحبزادہ سید محمد شاہ (ابن سید لاہور دلائل شاہ) حزب الانصاف لاہور میں زیر تعلیم تھے۔ انہیں علم تھا کہ گجرات میں انجمن خدام الصوفیہ کے دارالعلوم کیلئے کسی جید عالم دین کی ضرورت ہے چنانچہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے سید ابوالبرکات شاہ کی وساطت سے حکیم الامت کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ وہاں چلے جائیں اور میرے ساتھ گجرات تشریف لے جائیں۔ اہل گجرات کی خوش آغوشی کے آپ کچھ دنوں کے بعد حیدرآباد کے بار بار عرض کرنے پر رضامند ہو گئے۔ آپ گجرات تشریف لائے اور پھر وہ گجرات کے اور گجرات ان کا ہو کر رہ گیا۔



Muhammadgohartufail@gmail.com

تصفیات حکیم الامت نے کل پانچ سو کے قریب کتب تصنیف کیں۔ جن میں سے اکثر ہندوستان کی تقسیم کے موقع پر ضائع ہو گئیں جو باقی بچیں ان میں کچھ شائع ہوئیں اور کچھ ابھی تک شائع نہ ہوئیں۔ چند کے نام یہ ہیں: تفسیر نعیمی (تفسیر کو گیارہویں پارے کے آخری رقع تک مکمل کر چکے تھے کہ وصال ہو گیا بانی تفسیر آپ کے صاحبزادہ صاحب نے مکمل کی اس کی کل اٹھارہ جلدیں ہیں) بوذرغمرافانی فی حاشیہ القرآن، علم النیرات (قانون وراثت پر عمدہ تصانیف کتاب ہے۔ پہلے گجراتی کا لکھا داری زبان میں اور بعد میں اردو میں شائع ہوئی)۔ (چاہا وہ حق الباطل) (اختلافی مسائل کے بارے میں مدلل کتاب ہے۔ اسکا دوسرا نام ”فیصل مسائل“ بھی ہے۔ امیر ملت سید سید جماعت علی شاہ نے اس کو بہت پسند فرمایا آپ نے اس کا نام جاء الحق رکھا)۔ شان حبیب الرحمن (اس کتاب میں وہ قرآنی آیات جمع کر دی گئیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مضمون پایا جاتا ہے)۔ اسلامی زندگی (اس کتاب میں غیر اسلامی رسومات سے بچنے کی تلقین اور تفریبات پر اسلامی آداب اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے)۔ سلطنت مصطفیٰ (نبی کریم کے کمالات و خصوصیات کی تشریح کی گئی ہے)۔ دیوان سالک (یہ تلمیحی کام کا مجموعہ ہے)۔ علم القرآن (قرآن مجید کا ترجمہ

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اسلاف کے اس قافلہ کے فرد ہیں جنہیں متاخرین سلسلہ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ آپ کی ذات والا صفات اپنے وقت کی ان مقدرہ ہستیوں میں تھی جن کو قوم کی پیشوائی اور نباض امت ہونے کا سہرا جیتا ہے۔ آپ فقیر تھے، علم و فتاویٰ سے نوازے گئے تھے اور فتاویٰ کے نفاذ کے مستحق تھے۔ آپ ”مصلح امت اور مری قوم“ تھے، آپ نے یہ فریضہ صحیح معنوں میں ادا کیا۔ آپ متحمل فراموشی، علم ایمانی اور معرفت روحانی کے امام تھے۔ آپ کو مقولات و مقولات کی فصاحت و مہارت حاصل تھی۔

ولادت: حکیم الامت کی ولادت نیم راج، 1894ء بروز جمعرات ہندوستان کے علاقے بدایوں میں ہوئی۔ آپ اپنے والد کے اکلوتے فرزند تھے۔ آپ کے والد گرامی نے نظر بانی تھی کہ اگر میرا کام نہ لیا لکھا آپ مکمل اسلامی تعلیم دلوائیں۔ آپاؤچھا: آپ کے والد ماجد کا نام محمد یار خان تھا۔ اور دادا کا نام منور خان تھا۔ آپ حضرت یوسف کی اولاد میں سے تھے۔ یوسف زلی چٹان تھے۔ آپ کا دھبہ یال اور زینبیل دونوں طرف علمی گھرانے تھے۔

علیہ شریف: آپ کا رنگ سرخی، بال، قد پانچ فٹ گیارہ انچ، داڑھی چھ چار انچ لمبی، پیشانی قمیض یا کرتا یا جامد پہنتے تھے۔ کبھی کبڑے کو ٹوپی بھی تھیں۔ آپ کا شمار اسلام آباد کے بڑے علماء میں تھا۔ آپ نے قرآن مجید کے والد گرامی سے بڑھا پانچ سال کی عمر میں آپ نے ناظرہ مکمل کیا۔ ابتدائی عربی کتب بھی والد صاحب کے پاس پڑھیں اور فارسی زبان کا مکمل کورس بھی ان ہی کے پاس کیا۔ 1899ء میں آپ کی یہ ساری تعلیم مکمل ہو گئی۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے ہندوستان چلے گئے، وہاں آپ نے مدرسہ مدرسہ العلوم میں پڑھا۔ اس کے بعد آپ کے ایک رشتہ دار کی صدر الافاضل مفتی نعیمی الدین مراد آبادی سے واقفیت تھی وہ آپ کو مراد آباد لے گئے۔ جب مراد آباد میں صدر الافاضل کے پاس آئے تو اس وقت وہ طلباء کو سبق پڑھا رہے تھے۔ آپ نے دوران سبقت اجازت لے کر کتاب کے ایک مضمون پر اعتراض کیا اور کہا کہ یہ مصنف کی لغزش ہے۔ اعتراض کی تقریر بہت جاندار تھی اور انداز و اسلوب بھی متاثر کن تھے۔ یہ سبق سنا کر حیران ہو گئے، پھر صدر الافاضل نے آپ کے اعتراض کا بہترین اور مدلل جواب دیا تو آپ بہت متاثر ہوئے، آپ کے رشتہ دار نے آپ کو ای مدرسہ

پڑھنے والوں کے لیے اس کتاب میں بہت اہم اصول و قواعد بیان کیے گئے ہیں۔ (رسالہ نور) (تور مصطفیٰ کے بیان میں)۔ اسرار الکلام (شریعت کے احکام و مسائل کی حقیقی حکمتیں)۔ رحمت خدا پر علیہ اولیاء (مسئلہ استدلال و توسل پر مدلل کتاب)۔ ہرأت المناجیح (حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف کی اردو شرح)۔ یہ کتاب آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے)۔ نعیم الہادی فی اشرح البخاری (بخاری شریف پر عربی حاشیہ)۔ یہ بھی طبع نہیں ہوا)۔ مولوی نعیمہ (حکیم الامت کے ملاحظہ اور تقاریر کو کتابی شکل میں جمع کیا گیا ہے)۔ سفر نامہ ایمان و ایمان قاز و شام (حکیم الامت جب خشکی کے راستے پر چلے گئے تشریف لے گئے تب اس موقع پر لکھا گیا)۔ حضرت امیر معاویہ پر اک نظر، الکلام المقتول فی طہارۃ نسبت الرسول، فتاویٰ نعیمیہ

حکیم الامت اور تحریک پاکستان: حکیم الامت کو قائد اعظم محمد علی جناح سے بہت محبت تھی۔ آپ نے تحریک پاکستان میں قائد اعظم کا بھرپور ساتھ دیا۔ آپ مسلم لیگ کو پورے پورے صبر و تحمل کے مسلمانوں کی اساس اور بنیاد قرار دیتے تھے۔ جب آپ کے استاد و پیر ومرشد نے قائد اعظم کی حمایت میں بنارس کانفرنس منعقد فرمائی تو آپ اپنے استاد کے شانہ بشانہ رہے۔ اور گجرات سے مختلف وفد بنارس بھیجے رہے۔ پاکستان کی دوئل کے دن آپ گجرات سے اپنے وطن صرف ایک اپنے دوٹ کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ اپنے وطن اودھیا پہنچے تو دوئل بند ہوئے میں صرف ایک منٹ باقی رہ گیا تھا مگر ایک منٹ کا وقت باقی تھا لہذا آپ کے لیے حملے نے اپنا ریت کھولا لہذا کل آپ کا دوٹ ڈالوا اور پھر سب اٹھ کھڑے ہوئے اور گنتی کیلئے پہلے گئے۔ اس طرح انہیں کے دروازے بند کر دیے گئے۔ اس طرح پورے ملک میں گویا آپ کا دوٹ آخری تھا۔ حسن اتفاق، اودھیا کی شہر میں مسلم لیگ گیارہ ہزار گیارہ دوٹوں سے جیتی تھی کیا یہاں دوٹ آپ کا تھا۔ حکیم الامت کا لقب: 1957ء میں آپ کو ملک کے جید علماء و صوفیاء کرام کی طرف سے ”حکیم الامت“ کا لقب حاشیہ قرآن مجید لکھنے پر دیا گیا۔ ان علماء و صوفیاء کرام کے نام جنہوں نے ”حکیم الامت“ کے لقب سے نوازا: محمدی اعظم پاکستان مولانا سرور احمد قادری، غزالی، زمان مولانا سید احمد سعید کاظمی، سید سید غلام الدین، الیاء، المعروف بابوئی آف گلڑہ شریف، سید سید معصوم شاہ، خوشاں سید ابوالکمال برقی خوشاں، شیخ الحدیث علامہ عبدالغفور ہزاروی، سید سید حسین شاہ ابن سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری، قاری احمد حسین خلیفہ اعظم

پڑھنے والوں کے لیے اس کتاب میں بہت اہم اصول و قواعد بیان کیے گئے ہیں۔ (رسالہ نور) (تور مصطفیٰ کے بیان میں)۔ اسرار الکلام (شریعت کے احکام و مسائل کی حقیقی حکمتیں)۔ رحمت خدا پر علیہ اولیاء (مسئلہ استدلال و توسل پر مدلل کتاب)۔ ہرأت المناجیح (حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف کی اردو شرح)۔ یہ کتاب آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے)۔ نعیم الہادی فی اشرح البخاری (بخاری شریف پر عربی حاشیہ)۔ یہ بھی طبع نہیں ہوا)۔ مولوی نعیمہ (حکیم الامت کے ملاحظہ اور تقاریر کو کتابی شکل میں جمع کیا گیا ہے)۔ سفر نامہ ایمان و ایمان قاز و شام (حکیم الامت جب خشکی کے راستے پر چلے گئے تشریف لے گئے تب اس موقع پر لکھا گیا)۔ حضرت امیر معاویہ پر اک نظر، الکلام المقتول فی طہارۃ نسبت الرسول، فتاویٰ نعیمیہ

حکیم الامت اور تحریک پاکستان: حکیم الامت کو قائد اعظم محمد علی جناح سے بہت محبت تھی۔ آپ نے تحریک پاکستان میں قائد اعظم کا بھرپور ساتھ دیا۔ آپ مسلم لیگ کو پورے پورے صبر و تحمل کے مسلمانوں کی اساس اور بنیاد قرار دیتے تھے۔ جب آپ کے استاد و پیر ومرشد نے قائد اعظم کی حمایت میں بنارس کانفرنس منعقد فرمائی تو آپ اپنے استاد کے شانہ بشانہ رہے۔ اور گجرات سے مختلف وفد بنارس بھیجے رہے۔ پاکستان کی دوئل کے دن آپ گجرات سے اپنے وطن صرف ایک اپنے دوٹ کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ اپنے وطن اودھیا پہنچے تو دوئل بند ہوئے میں صرف ایک منٹ باقی رہ گیا تھا مگر ایک منٹ کا وقت باقی تھا لہذا آپ کے لیے حملے نے اپنا ریت کھولا لہذا کل آپ کا دوٹ ڈالوا اور پھر سب اٹھ کھڑے ہوئے اور گنتی کیلئے پہلے گئے۔ اس طرح انہیں کے دروازے بند کر دیے گئے۔ اس طرح پورے ملک میں گویا آپ کا دوٹ آخری تھا۔ حسن اتفاق، اودھیا کی شہر میں مسلم لیگ گیارہ ہزار گیارہ دوٹوں سے جیتی تھی کیا یہاں دوٹ آپ کا تھا۔ حکیم الامت کا لقب: 1957ء میں آپ کو ملک کے جید علماء و صوفیاء کرام کی طرف سے ”حکیم الامت“ کا لقب حاشیہ قرآن مجید لکھنے پر دیا گیا۔ ان علماء و صوفیاء کرام کے نام جنہوں نے ”حکیم الامت“ کے لقب سے نوازا: محمدی اعظم پاکستان مولانا سرور احمد قادری، غزالی، زمان مولانا سید احمد سعید کاظمی، سید سید غلام الدین، الیاء، المعروف بابوئی آف گلڑہ شریف، سید سید معصوم شاہ، خوشاں سید ابوالکمال برقی خوشاں، شیخ الحدیث علامہ عبدالغفور ہزاروی، سید سید حسین شاہ ابن سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری، قاری احمد حسین خلیفہ اعظم

پڑھنے والوں کے لیے اس کتاب میں بہت اہم اصول و قواعد بیان کیے گئے ہیں۔ (رسالہ نور) (تور مصطفیٰ کے بیان میں)۔ اسرار الکلام (شریعت کے احکام و مسائل کی حقیقی حکمتیں)۔ رحمت خدا پر علیہ اولیاء (مسئلہ استدلال و توسل پر مدلل کتاب)۔ ہرأت المناجیح (حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف کی اردو شرح)۔ یہ کتاب آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے)۔ نعیم الہادی فی اشرح البخاری (بخاری شریف پر عربی حاشیہ)۔ یہ بھی طبع نہیں ہوا)۔ مولوی نعیمہ (حکیم الامت کے ملاحظہ اور تقاریر کو کتابی شکل میں جمع کیا گیا ہے)۔ سفر نامہ ایمان و ایمان قاز و شام (حکیم الامت جب خشکی کے راستے پر چلے گئے تشریف لے گئے تب اس موقع پر لکھا گیا)۔ حضرت امیر معاویہ پر اک نظر، الکلام المقتول فی طہارۃ نسبت الرسول، فتاویٰ نعیمیہ